مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں ایک مسئلہ جاننا چاہتی ہوں، ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، وہ ایک کے پاس رہتا ہے دوسری کے پاس بہت کام اتا ہے، جتنا ہو سکے اتنا خیال کر لیتا ہے، مگر ملنے یا رہنے کم آتا ہے، کیونکہ اس کی یہ خفیہ شادی ہے، جس کا اس نے ابھی گھر میں ذکر نہیں کیا، جس بیوی کو ملنے کم آتا ہے اس کو بعض اوقات بہت دکھ ہوتا ہے، کہ میں بھی ویسی ہی بیوی ہوں جیسے پاس رہنے والی بیوی ہے، لیکن اس کا شوہر کہتا ہے کہ میرا پاس رہنے والی بیوی سے جسمانی تعلق صرف اس وقت ہوتا ہے جب اس کو حاملہ کرنا ہو، ورنہ نہیں ہوتا، اس بات پر دور رہنے والی بیوی اکثر پوچھ لیتی ہے کہ آیا تمہاری جسمانی ضرورت اور خواہش پاس رہنے والی بیوی سے پوری ہو رہی ہو نگی، اس لیے تمہارا مجھ سے جلد ملنے میرے پاس آنے کا دل نہیں چاہتا، تو شوہر کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے میرا اس سے کوئی جسمانی تعلق نہیں ہوا، مثلا بیوی نے پوچھا! تم آج اس کے لیے نہائے ہو یعنی پاس رہنے والی بیوی سے تم نے مباشرت کی یا اس سے جسمانی تعلق ہوا، شوہر! نہیں، بیوی! اگر تم جھوٹ بول رہے ہو اور پاس رہنے والی بیوی سے تمہارا کسی قسم کا جسمانی تعلق ہوا ہو یا تم اس سے مباشرت کرنے کی وجہ سے نہائے ہو، تو کیا تمہاری طرف سے تمہاری پاس رہنے والی بیوی کو طلاق ہے، شوہر! ہاں سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا پاس رہنے والی بیوی کے سامنے اس کو طلاق دینے پر ہی ہو سکتی ہے۔

وضاحت: اس سے پہلے شوہر نے کوئی طلاق نہیں دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بشرط صحت بیان میاں بیوی کا یہ مکالمہ "بیوی نے پوچھا! تم آج اس کے لیے نہائے ہو یعنی پاس رہنے والی بیوی سے تم نے مباشرت کی یا اس سے جسمانی تعلق ہوا، شوہر! نہیں، بیوی! اگر تم جھوٹ بول رہے ہو

اور پاس رہنے والی بیوی سے تمہارا کسی قسم کا جسمانی تعلق ہوا ہو یا تم اس سے مباشرت کرنے کی وجہ سے نہائے ہو، تو کیا تمہاری طرف سے تمہاری پاس رہنے والی بیوی کو طلاق ہے، شوہر! ہاں" جس کا حکم یہ ہے کہ اگر شوہر کا مذکورہ دن اپنے پاس رہنے والی بیوی سے جسمانی تعلق ہوا ہو یا جماع کیا ہو تو اس کے پاس رہنے والی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گی، جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر شرعی عدت کے دوران بیوی سے رجوع کر سکتا ہے، بصورت دیگر اگر شوہر نے مذکورہ دن اپنے پاس رہنے والی بیوی جسمانی تعلق یا جماع وغیرہ نہیں کیا تو کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

كما في الدر المختار :

"(وإن قالت شـئت إن كان الأمر قد مضـى) أراد بالماضـي المحقق وجوده كإن كان أبي في الدار وهو فيها، أو إن كان هذا ليلا وهي فيه مثلا (طلقت) لأنه تنجيز(وإن قالت شـئت إن كان الأمر قد مضـى) أراد بالماضـي المحقق وجوده كإن كان أبي في الدار وهو فيها، أو إن كان هذا ليلا وهي فيه مثلا (طلقت) لأنه تنجيز۔"والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۲/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/09/19ء

دار الافتاء
رقم الافتاء: 18/59
التاریخ: 20/9/23
الجامعة الاشرفیة

الجامعة الاشرفیة
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

الجواب صحیح

الجواب صحیح
[illegible]
۲۰ ستمبر ۲۰۲۳
۳ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ